میرے بابا کو نہ مقتل میں تو لے جا دلدل
رن سے واپس نہیں آئینگے ٹھہر جا دلدل

پوچھ لے بابا سے کیا جانا گوارہ ہے اُنہیں
اپنی بیٹی سے بھی کیا مرنا پیارا ہے اُنہیں
میرے جذبات میری بات تو سمجھا دلدل

بابا ہونگے تو طمانچے نہ کوئی مارے گا
میرے کانوں سے کوئی بالیاں نہ چھینے گا
کس کے دامن میں اماں ڈھونڈونگی اُس جا دلدل

مشک کی آس میں عباس کو کھویا میں نے
آس میں پانی کی بھائی کو گنوایا میں نے
مجھ سے بابا نہ بچھڑ جائیں تو پھر جا دلدل

گرم ریتی پہ سلانے کے لیے لائے کیا
اپنے سینے سے چھڑانے کے لیے لائے کیا
نیند آئے گی تو سوؤنگی میں کِس جا دلدل

عمر بھر کچھ نہیں مانگونگی میرے بابا سے
میری دولت میرا جینا میرا مرنا اُن سے
اک پل جی نہیں پاؤنگی میں سن جا دلدل

بے ردائی کی مصیبت سے بچالے یارب
باپ کا سایہ میرے سر پہ بچالے یارب
سب اُجڑ جائے گا ہونگے جو نہ آقا دلدل

شہ مفضل سے جمالی یہ مَصائب سن کر
آہ اٹھتی ہے کلیجے سے نیَن ہو کے تر
آنکھ کے سامنے جیسے کہ ہو اُس جا دلدل